سوال

(166) نماز میں اشہدان لاالہ الااللہ کے موقع پر انگشت سبابہ کو اوپر اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں اشہدان لاالہ الااللہ کے موقع پر انگشت سبابہ کا صرف اوپر کی جانب ایک بار اٹھانا ثابت ہے یا کہ اس کو دو تین بار حرکت دینا جیسا کہ اکثر حنفی مولویوں کو میں نے دیکھا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عندالحنفیہ تشہد میں کلمہ کی انگلی کے اٹھانے کے صورت یہ ہے کہ : جب نمازی قعدہ اولیٰ یا اخیرہ میں بیٹھے تو بائیں ہاتھ کی طرح دائیں ہاتھ کو بھی ران پر گھٹنے کے قریب پھیلا کر رکھے ۔ پھر جب التحیات میں ''اشہدان لاالہ الااللہ،، کے قریب پہنچے تو دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں خنصر اور بنصر کو موڑے اور بیچ کی انگلی وسطی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنالے اور ''لاالہ،، پر پہنچ کر کلمہ انگلی سبابہ کو اوپر کی طرف اٹھائے اور ''الا اللہ،، پر پہنچ کر گرادے یعنی : ران پر رکھ دے ، پھر دوبارہ سبابہ کو نہ اٹھائے اور نہ اس کو حرکت دے ہاں خنصر اور بنصر کو حسب دستور موڑے رہے اور وسطیٰ وابہام کا حلقہ بھی بدستور سلام پھیرنے تک قائم رکھے ۔

قال ابن الہمام فی فتح القدیر : ''لاشک أن وضع الکف مع قبض الأصابع لایتحقق حقیقة ، فالمراد واللہ أعلم وضع الکف ثم قبض الاصابع بعد ذلک الاشارة ، وہو المروي عن محمد وکذا عن أبی یوسف فی الأمالی ،، انتہی .

وقال القاری فی تزیین العبارة : ''المعتمد عندنا لایعقد إلا عند الإشارة لإختلاف ألفاظ الحدیث ، وبما اخترنا تحصل الجمع بین الأدلة ، فإن بعضہا یدل علی أن العقد من أول القعود ، وبعضہا یشیر إلی أنہ لاعقد أصلا مع الإتفاق علی تحقیق الإشارة ،، انتہی تزیین العبارة . وقال القاری فی المرقاة : ''وعندنا یعنی : الحنفیة ، یرفعہا عند لاالہ ، ویضعہا عند إلا اللہ ، لمناسبة الرفع المنفی ، وللأئمة الوضع للإثبات ، ومطابقتہ بین القول والفعل حقیقة ،، انتہی . وقال صاحب الأوجز : ''لایحرک الإصبع عندنا الحنفیة ، وکذا عند الحنابلة کما فی المغنی ، وہو المفتی بہ عند الشافعیة ،، (1/257) .

لیکن احادیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قعدہ میں تشریف لے جاتے ، تو (حسب بیان وتصریح احادیث مختلفہ) اسی وقت سے انگیاں موڑ لیتے اور سبابہ سے اشارہ کرتے ، یعنی : کسی ایک روایت سے بھی یہ نہیں ثابت ہوتا کہ جب اشہدان لاالہ الخ کے قریب پہنچتے ہوں تب موڑتے ہوں ، اور حسب بیان حنفیہ ''لاالہ،، پر رفع اور ''الا اللہ،، پر وضع سبابہ اختیار کرتے ہوں ۔ عموما احادیث میں یہ آتا ہے جلس ووضع وقبض ، وأشار بالسبابة کسی روایت سے صراحتاً خاص ''لاالہ الااللہ،، پر اشارہ کی تعیین ثابت نہیں ہوتی ۔ پس ظاہر ہے کہ اشارہ بالسبابہ ابتداء قعود سے ہونا چاہیے ، ہاں اشارہ بالسبابہ کی حکمت بظاہر یہ ہے کہ اقرار بالتوحید لسانی کی تائید فعل (اشارہ) سے بھی ہوجائے یعنی : قول وفعل میں مطابقت ہوجائے جیسا کہ بیہقی کی بعض روایت میں وارد ہے : ''یوحد بہا ربہ ،، یا ''یشیر بہا الی التوحید ،، لیکن اس روایت سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ خاص ''لاالہ الااللہ،، پر پہنچ کر اشارہ

ہونا چاہئیے ۔ ونیز ظاہر احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشارہ آخر قعدہ تک مستمر وباقی رہنا چاہیے پس ''الا اللہ،، پر سبابہ کو گرادینا صحیح نہیں ہے کہ ضع سبابہ اشارہ کے منافی ہے ۔

تحریک سبابہ کے بارے میں دو متعارض روایتیں وارد ہیں ۔ روی ابوداؤد (کتاب الصلاۃ باب الاشارۃ فی التشہد (989) 1 603) والنسائی (کتاب الافتتاح باب الاشارۃ بالاصبع فی التہشد الاول 1 237) ''عن عبداللہ بن الزبیر قال : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشیر باصبعہ إذا دعا ولایحرکہا،، وروی النسائی (کتاب الافتتاح باب موضع الیدین عندا لجلوس للتشہد الاول 1/236) عن وائل مرفوعا فیہ ''فحرکہا،، وجمع بینہما البیہقی : ''بأنہ یحتمل أن یکون المراد بالتحریک ، الإشارۃ بہا لا تکریر تحریکہا، فالمراد بالحرکۃ حرکۃ الإشارۃ لا حرکۃ أخری بعد الاشارۃ ، وبالجملۃ المراد بالتحریک ہو الرفع لا غیر،، (السنن الکبري 132/2) . وجمع بعضہم بین ہاتین الروایتین ، بأن المراد بالتحریک تحریکہا فی بعض الاحیان من غیر تکثیر وتکریر، وبعدم التحریک عدم تحریکہا دائما علی سبیل الاِستمرار، وہذا ہو الظاہر عنداللہ اعلم بالصواب . (مصباح بستی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 259

محدث فتویٰ